ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

فہد وقار عظیم

ریسرچ سکالر، پی ایچ۔ڈی (اُردو)، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور

ڈاکٹر مظفر عباس

پروفیسر ریٹائرڈ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور

ادبی رسائل کے طنز و مزاح نمبروں کا تقابلی جائزہ

Fahad Waqar Azeem
Research Scholar, Ph.D. Urdu, University of Education, Lahore.
Dr. Muzaffar Abbas
Professor (Retd) University of Education Lahore.

A Comparative Study of Urdu Literary Journals With Reference To Their Special Numbers on Humour and Satire

The first literary journal of Urdu was published on 1st September, 1847 A.D. known as "Khair Khah e Hind" later renamed as "Mohib e Hind". During 2nd and 3rd decade of twentieth century A.D., some renowned Urdu journals were issued by some persons having great taste of Urdu literature. These journals include "Humayun", "Nerang e Khayal","Nigar", "Adabi Dunya", "Adab e Latif" etc. These journals set a tradition of issuing special numbers, which also include issuance of special numbers on "Humour and Satire". The role played by these special numbers for promoting humour and satire in Urdu literature has been ignored by the researchers, which is being brought in limelight by this research article.

Key Words: *Mahnama' 'Inkishaf' 'Saqi' 'Zareef Number' 'Saqi' 'Zarafat-o-Tanz' 'Ali Garh Magazine' Tanz-o-Zarafat Number' 'Shahra' 'Tanz-o-Mazah Number' 'Aajkal' 'Tanz-o-Mazah Number' Hum Sukhan' 'Tanz-o-Mazah Number' 'Shagoofa' 'Hindustani Mazah Number (Nasr)' 'Ravi' 'Tanz-o-Mazah Number' Quomi Digest' 'Tanz-o-Mazah Number'.*

برصغیر پاک و ہند میں مجلاتی صحافت کا آغاز یکم ستمبر ۱۸۴۷ء کو " خیر خواہِ ہند" جو بعد میں " محب ہند" کہلایا' سے ہو چکا تھا۔ اس کی تقلید میں " ہمائے بے بہا"(۱۸۵۳ء)، " معلم ہند" (۱۸۵۴ء)، "خورشید پنجاب"

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

(۱۸۵۶ء)، " نور علیٰ نور" (۱۸۵۶ء)، "مفید خلائق" (۱۸۵۶ء) وغیرہ جاری کئے گئے۔ جن پر بعد میں آنے والے ادبی رسائل نے اپنی بنیاد رکھی۔ ان رسائل میں "رسالہ انجمن"، "تہذیب الاخلاق"، "تیرھویں صدی"، " محشر"، " دلگداز"، " محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین" اور " افسر" اہم ہیں۔ یہ رسائل بیسویں صدی کے آغاز سے قبل جاری ہو چکے تھے۔

بیسویں صدی کے آغاز میں شیخ عبدالقادر کا " مخزن" جاری ہوا تو ساتھ ہی "اردوئے معلی" اور "زمانہ" جاری ہوئے۔ اس صدی کے تیسرے اور چوتھے عشرے میں "ہمایوں"، "نگار"، "ساقی"، "عالمگیر"، "نیرنگ خیال"، "ادبی دنیا" اور "ادب لطیف" جیسے رسائل منظر عام پر آئے۔ ان رسائل نے پہلے سالناموں کی روایت کا آغاز کیا اور بعد میں "نیرنگ خیال" نے خاص نمبر شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ خاص نمبر دو طرح کے تھے ایک شخصیات نمبر/ دوسرے موضوعات نمبر۔ جن میں بالترتیب کسی ایک شخصیت یا موضوع پر مواد یکجا کر کے پیش کیا جاتا تھا۔ ان شخصیات نمبروں میں طنز و مزاح نگار شخصیات نمبر اور موضوعات نمبروں میں طنز و مزاح نمبر بھی اپنی طرف توجہ مبذول کرانے میں کامیاب رہے۔

دستیاب مواد کے مطابق ادبی رسائل کے طنز و مزاح نمبروں کا آغاز فروری ۱۹۳۰ء میں ماہنامہ "انکشاف" لکھنؤ کے " ظرافت نمبر" سے ہوا جس کا ذکر احمد جمال پاشا نے اپنے مضمون" شوکت تھانوی۔ ایک صحافی" مشمولہ " نقوش" شوکت تھانوی نمبر میں کیا ہے۔[1] اس خاص نمبر کو شوکت تھانوی نے مرتب کر کے جاری کیا۔ اس کا کوئی پرچہ دستیاب نہ ہونے کے باعث اس کی قدر و قیمت کا تعین مشکل ہے۔ اس کے بعد رسالہ " ساقی" نے ظریف نمبر اپریل ۱۹۳۴ء میں جاری کیا جو شاہد احمد دہلوی کی ادارت میں دہلی سے جاری کیا گیا۔

" ساقی" سلور جوبلی نمبر جاری کردہ ۱۹۵۵ء میں ابن انشاء کا مضمون "ادبی رسائل کے پچیس سال" شامل ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:

> " الہ آباد سے منشی کنہیا لال ایڈووکیٹ ایک ماہنامہ نکالتے تھے " چاند"۔ ۱۹۳۰ء میں انہوں نے ایڈیٹر نمبر نکالا۔ دراصل ان دنوں خاص نمبر نکالنے کا رواج بھی آج کی نسبت کہیں زیادہ تھا۔ عام رسالے سال میں چار چار خاص نمبر نکالتے تھے۔ خود ساقی کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

بہت دنوں یہی روش رہی ہے۔ اپنی اشاعت کے دوسرے ہی سال اس نے بھی چار نمبر نکالے۔ سالگرہ نمبر۔ ظریف نمبر۔ افسانہ نمبر اور دلی نمبر۔" (۲)

رسالہ " ساقی "کا اجراء اگر ۱۹۳۰ء میں ہوا تو اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں "ساقی" کا ظریف نمبر نکل چکا تھا۔ لیکن یہ خاص نمبر راقم کو دستیاب نہ ہوسکا۔ خود شاہد احمد دہلوی "ساقی "ظریف نمبر اپریل ۱۹۳۴ء کے اداریے بعنوان "نگاہِ اولین" کا آغاز یوں کرتے ہیں:

"ساقی " کا ظریف نمبر" صحافت اردو میں اہمیتِ خاص رکھتا ہے۔ اس میں مزاح وطنز کے پاکیزہ نمونے بڑی کاوش سے جمع کئے جاتے ہیں۔" (۳)

شاہد احمد دہلوی کا انداز تحریر یہ بتاتا ہے کہ "ساقی " ظریف نمبر جاری کرنے کی ایک روایت چلی آرہی ہے۔ یعنی" ساقی "ظریف نمبر ۱۹۳۴ء سے پہلے بھی نکالے جا چکے تھے جس کی تعداد بھی محققین یقیناً طے کریں گے۔ اس کے علاوہ ابن انشاء اپنے مذکورہ مضمون میں محققین کے لئے ایک اور اشارہ کرتے ہیں:

"پشاور سے ایک پرچہ ادیب نکلتا تھا اس نے ۱۹۳۱ء میں خریداروں کو چار خاص نمبر، عید نمبر۔ افسانہ نمبر۔ مزاحیہ نمبر اور کابل نمبر مفت دینے کا اعلان کیا تھا۔" (۴)

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ "ادیب نے" کوئی مزاحیہ نمبر نکالا بھی تھا یا صرف اعلان تک ہی محدود رہا۔

یہ وہ دور تھا جب رومانویت اور ادب لطیف نے سر اٹھایا ہوا تھا۔ رومانوی ادب لکھنے والے چونکہ مغرب سے پڑھ کر آئے تھے یا مغربی مطالعہ کر کے ادب لطیف سے متاثر تھے۔ اس لئے ان پر رومانوی نقطہ نظر حاوی تھا۔ جس کے اثرات اس دور کی افسانہ نویسی اور افسانہ نما مضمون نگاری میں دیکھے جاسکتے ہیں جن میں طنزیہ و مزاحیہ عناصر بھی ملتے ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز سے لے کر ترقی پسند تحریک کے شروع ہونے تک کا دور مزاحیہ ادب کا عبوری دور کہلاتا ہے۔ جس میں لکھنے والے اپنے آپ کو ناول نگار، شاعر یا افسانہ نویس کہلانا تو پسند کرتے تھے لیکن مزاح نگار نہیں۔ اس دور میں لکھے جانے والا مزاح، صرف منہ کا ذائقہ بدلنے کی حد تک تھا اور اس قسم کے ادب کو ثانوی حیثیت حاصل تھی۔ عبوری دور سے پہلے مزاح کا تشکیلی دور پنچی صحافت کے زیر اثر پھلتا پھولتا رہا جس میں عمومی طور پر مبالغے اور حرکات سے مزاح پیدا کیا جاتا تھا۔ لیکن عبوری دور میں مزاح لب ولہجے، اسلوب، اور انداز بیاں سے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

پیدا کیا جانے لگا۔ جس کے باعث اس دور کا مزاح نیم پختہ ہو چکا تھا۔ اس دور کے مزاح نگاروں میں فرحت اللہ بیگ، سید محفوظ علی بدایونی، سلطان حیدر جوش، عظیم بیگ چغتائی، خواجہ حسن نظامی اور ملا رموزی وغیرہ شامل ہیں جو اپنی مزاحیہ تحریریں ادبی رسائل اور فکاہیہ کالموں کے ذریعے پیش کر رہے تھے۔ (۵)

اس پس منظر میں جب ہم " ساقی" ظریف نمبر ۱۹۳۴ء کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں عبوری دور کے مزاح نگاروں کی نمائندگی نظر نہیں آتی۔ صرف عظیم بیگم چغتائی ہی اس میں جگہ بنانے میں کامیاب رہے جن کی زیر طبع تصنیف "کھرپا بہادر کے تین باب" اس خاص نمبر کی زینت بنے۔ اس کے علاوہ ایم اسلم کا مضمون "پک نک" جس کا مرکزی کردار "مرزاجی" اس دور میں خاصا مقبول تھا، بھی اس پرچے میں شامل ہے۔ ۱۵۲ صفحات پر مشتمل یہ نمبر صرف ایک تنقیدی مضمون پیش کر سکا۔

" ساقی" ظریف نمبر کے بعد شاہد احمد دہلوی نے " ساقی" ظرافت و طنز نمبر اپریل ۱۹۴۵ء میں جاری کیا۔ یہ نمبر ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے جس میں چند تنقیدی مضامین، ۱۷ کے لگ بھگ نظمیں اور اتنی ہی تعداد میں افسانے، انشائیے اور مزاحیہ مضامین شامل ہیں۔

اس دور کی ادبی صورتحال پر نظر ڈالنے سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ اس وقت رومانویت، ترقی پسند ادب کے آگے ہتھیار ڈال چکی تھی۔ ترقی پسند تحریک کے زیر اثر تخلیق ہونے والے ادب میں جوش، عقلیت، خارجیت، حقیقت نگاری، طبقاتی کشمکش اور عام آدمی کے مسائل کو موضوع بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی پسند افسانہ نگاروں نے ان موضوعات پر لکھتے وقت طنز کو بطور ہتھیار استعمال کیا جس سے بعض جگہ تلخی کا عنصر بھی شامل ہو گیا۔ البتہ پہلی مرتبہ شعوری طور پر کوشش کی گئی کہ عام آدمی کے مسائل کو زیر بحث لایا جائے۔

ترقی پسند تحریک کے آغاز کے بعد ہی طنز و مزاح کا ارتقائی دور شروع ہوا۔ جس سے اسلوب میں بہتری آئی اور حقیقت نگاری کی طرف سفر شروع ہوا۔ اس کا نتیجہ موضوعات کی وسعت اور گہرائی کی صورت میں نکلا۔ عبوری دور میں مزاح رومانویت کی طرف مائل تھا اور نیم پختہ تھا۔ یہ مزاح لب و لہجے، اسلوب، اور انداز بیاں سے پیدا کیا گیا تھا۔ اس کے برعکس ارتقائی دور میں مزاح حرکات و سکنات اور لفظ و خیال کے ذریعے پیدا کیا جانے لگا۔ (۶) اس دور کے مزاح نگاروں میں کرشن چندر، کنہیا لال کپور، شوکت تھانوی، رشید احمد صدیقی اور شفیق الرحمن شامل ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

جب ہم مزاحیہ نثر پاروں کی فہرست کو دیکھتے ہیں تو ہمیں اس دور میں مزاح لکھنے والے ادیبوں' خواہ وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہ کر لکھ رہے تھے یا اس سے الگ تھلگ رہ کر' ان کی نمائندگی"ظرافت و طنز نمبر"میں نظر نہیں آتی۔اسی طرح جب ہم " ظرافت وطنز نمبر"میں شامل نظموں پر نظر ڈالتے ہیں تو اس دور کے مزاحیہ شاعر سید مقبول حسین ظریف لکھنوی، احمق پھپھوندوی، شاد عارفی، چراغ حسن حسرت، مجید لاہوری، خضر تمیمی، عاشق محمد غوری وغیرہ مزاحیہ شاعری لکھ چکے تھے یا جاری رکھے ہوئے تھے اس خاص نمبر میں نمائندگی نہ حاصل کر سکے۔ البتہ اکثر شعراء جو منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے مزاحیہ شاعری لکھتے تھے وہ اس ظرافت وطنز نمبر میں جگہ بنانے میں کامیاب رہے۔

اس کے بعد " علی گڑھ میگزین"کا نمبر آتا ہے جس نے اپنا" طنز وظرافت نمبر"۱۹۵۳ء میں جاری کیا۔ یہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا علمی وادبی رسالہ تھا جس کے ایڈیٹر ظہیر احمد صدیقی اور نگراں رشید احمد صدیقی تھے۔ یہ دور ترقی پسند تحریک کا دور عروج تھا۔ اس دور میں مزاحیہ تحریریں لکھنے والوں میں کرشن چندر، کنہیا لال کپور، رشید احمد صدیقی، شوکت تھانوی، شفیق الرحمن وغیرہ ابھی بھی لکھ رہے تھے۔ لیکن یہ سب اس خاص نمبر میں نمائندگی نہ حاصل کر سکے۔ البتہ جو نثر پارے اس خاص نمبر میں شائع کئے گئے ان میں "اب وقت آگیا ہے"از محمد عبدالغفار، " شطرنج باز"از علی عباس حسینی، " لندن کی ایک شام"ازڈاکٹر مسعود حسن خاں، " ان سے ملئے"از مختار الدین احمد، شامل ہیں اس کے علاوہ رشید احمد صدیقی کی دو ریڈیو تقریریں "حسن! آفریں مرحبا مرحبا""جینے کا سلیقہ"اور جو آل انڈیا ریڈیو دہلی سے نشر ہوئیں وہ بھی اس خاص نمبر میں شامل کی گئی ہیں۔ لیکن ان کا مزاحیہ مضمون اس میں جگہ نہ پا سکا۔ ہم عصر مزاح نگاروں کی نگارشات اس خاص نمبر میں شامل نہ کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس میں طالبعلموں کی تحریریں شائع کی جاتی تھیں۔ مدیر مجلہ ظہیر احمد صدیقی " شذرات"میں لکھتے ہیں:

> " باوجود اس کے کہ میگزین طالب علموں کا ہے اور طالبعلموں ہی کے لئے ہے۔ اس کے صفحات نومشقی کے لئے وقف نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ایسے طالب علموں کے مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن کا شمار اچھے اور ہونہار لکھنے والوں میں ہوتا ہے۔ ایسے لکھنے والے بے شمار نہیں ہوتے اور جو ہوتے ہیں ان سے مضامین حاصل کرنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ سمجھا جاتا ہے۔" (۷)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

" علی گڑھ میگزین"طنز و ظرافت نمبر میں ۱۸ تنقیدی مضامین شائع کئے گئے جو اس سے پہلے مجلات میں خال خال نظر آتے ہیں۔ یہ مضامین نہ صرف اس دور میں بلکہ آج بھی اتنے ہی وقیع اور اہم ہیں۔ طنز و مزاح پر قلم اٹھانے والا نقاد ان لکھنے والوں کی رائے کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ رشید احمد صدیقی کا اپنا کوئی تنقیدی مضمون اس خاص نمبر میں شامل نہ ہو سکا۔ جبکہ اس سے پہلے " علی گڑھ میگزین" اکبر نمبر میں ان کا ایک وقیع تنقیدی مضمون شائع ہو چکا تھا۔ اس خاص نمبر میں ظریفانہ شاعری سے انتخاب پیش نہ کیا گیا ہے۔

" شاھراہ"طنز و مزاح نمبر جولائی ۱۹۵۵ء میں دہلی سے جاری کیا گیا جس کے مدیر محمد یوسف اور مرتب فکر تونسوی تھے۔ یہ ۲۴۴ صفحات پر مشتمل اور تین حصوں میں منقسم تھا۔ مرتب کی معروضات کے بعد جن مزاح نگاروں یا ناقدین کو مضامین لکھنے کی درخواست کی گئی تھی ان کے جوابی خطوط بعنوان" چند حسینوں کے خطوط" شائع کئے گئے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ یقین دہانی کرانے کے باوجود یہ مضامین نہ لکھے جا سکے۔

اس کے بعد طنز و مزاح نمبر کا پہلا حصہ بعنوان" افسانے، خاکے، مضامین" پیش کیا گیا ہے جس میں ہم عصر مزاح نگاروں کے نثر پارے شامل کئے گئے ہیں۔ ان نثر پاروں میں غیر ملکی مزاح نگاروں کی نگارشات ترجمہ شدہ بھی شامل ہیں۔ ان میں" انقلاب پرستوں کے لئے" از برنارڈ شاہ، " مالک مکان کا قتل" از لی کاک، "دانتوں کا بیمہ "از زوشنکی، " اک باپ کے دو بیٹے" از ژاں پال سارترے شامل ہیں۔

فکر تونسوی خود ایک طنز و مزاح نگار تھے۔ اور تقسیم ہند سے پہلے ادبی مجلوں سے وابستہ رہے۔ اس لئے ان کے انتخاب میں ہمیں وہ بات نظر آتی ہے جو اس سے پہلے کے طنز و مزاح نمبروں میں نہیں۔ وہ عالمی طنزیہ مزاحیہ ادب سے واقفیت کے ساتھ ساتھ متحدہ ہندوستان کے طنز و مزاح نگاروں کے مقام و مرتبہ سے بھی آشنا تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے دور میں لکھنے والوں کا ایک بہترین انتخاب پیش کیا۔ وہ اس لئے بھی کامیاب رہے کہ ان مزاح نگاروں سے ان کے ذاتی تعلقات یا مراسم تھے۔ جن ہم عصر مزاح نگاروں یا ناقدین کے مضامین اس خاص نمبر میں نظر نہیں آتے، ان کے جوابی خطوط شامل کر کے یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ مرتب نے اپنی سی کوشش کی لیکن یہ لوگ اپنی مصروفیت کی بنا پر لکھ کر نہ بھجوا سکے۔

پہلے حصے میں غیر ملکی تراجم کے علاوہ مزاح نگاروں کی نگارشات ہیں۔ دوسرے حصے کا عنوان" نظمیں، غزلیں" رکھا گیا ہے۔ جس میں ہم عصر مزاحیہ شاعروں کے کلام کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ متقدمین کی مزاحیہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

شاعری سے بھی انتخاب شامل کیا گیا ہے۔ یہ ترتیب ہمیں پہلے طنز و مزاح نمبروں میں نظر نہیں آتی۔ جہاں نمائندہ مزاحیہ شعراء کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی یا سرے سے شامل ہی نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد اسی حصے کے ساتھ ہی بغیر کسی عنوان کے چھ تنقیدی مضامین اس خاص نمبر میں شامل کئے گئے یں۔ ان مضامین میں اتنی دقت نظری سامنے نہیں آتی جو علی گڑھ میگزین میں تنقیدی مضامین لکھنے والوں کے ہاں ملتی ہے۔ مرتب کو نظم و نثر کے الگ حصے قائم کرنے کے ساتھ ساتھ تنقیدی مضامین کو بھی الگ حصے میں شامل کرنا چاہیے تھا۔ آخر میں اس خاص نمبر کا تیسرا حصہ " انتظاریہ" ہے جس میں ایک نظم بعنوان" سومناتھ کا دربار" از نمک پاش شامل ہیں اور دوسری تحریر بعنوان "دو المناک حادثے" از مدیر شامل کی گئی ہے۔

پہلا پاکستانی ادبی رسالہ جس نے طنز و مزاح نمبر پیش کیا وہ لاہور سے جاری ہونے والا " نقوش" تھا ۔"نقوش" طنز و مزاح نمبر جنوری فروری ۱۹۵۹ء میں محمد طفیل کی ادارت میں شائع ہوا۔ جو کہ ۹۲۸ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر ہے جس میں اردو طنز و مزاح کی تاریخ کو مدیر مجلہ نے اکٹھا کرکے رکھ دیا ہے۔ اس خاص نمبر کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مدیر مجلہ نے اردو طنز و مزاح پر خاص نمبر پیش کرتے ہوئے اس کا بہترین خاکہ تیار کیا۔ ان میں سے کچھ چیزیں پہلے شائع ہونے والے طنز و مزاح نمبروں میں بھی پیش کی جاچکی تھیں لیکن مدیر مجلہ نے اس میں کچھ اضافے بھی کئے۔ مثلاً طنزیہ و مزاحیہ ادب کے ابتدائی نمونوں کو پیش کیا جو اودھ پنچ کے ہم عصر رسائل میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ "اودھ پنچ"، " فتنہ و عطر فتنہ" اور "شیرازہ "میں شائع ہونے والی طنز و مزاحیہ نگارشات کو بھی بطور نمونہ پیش کیا گیا تاکہ ابتدائی طنزیہ و مزاحیہ ادب کے محاسن کا اندازہ ہو سکے۔

جب ہم مجموعی طور پر اس خاص نمبر کا جائزہ لیتے ہیں تو ابتداء میں ۸ تنقیدی مضامین ہمیں پہلے حصے میں ملتے ہیں۔ مدیر مجلہ نے طنز و مزاح سے متعلق ان عنوانات پر مضامین لکھوا کے پیش کئے جن پر ابھی تک کسی نے قلم آزمائی نہ کی تھی۔ وہ" طلوع" میں اس کے متعلق لکھتے ہیں:

> " یہ حصہ اتنا مکمل ہے کہ اس موضوع پر اس سے بھی زیادہ کیا ہوتا۔ اس حصہ میں کلیم الدین احمد جیسے پڑھے لکھے انتہا پسند بھی ہیں (جو میں نہ مانوں، میں نہ مانوں قسم کی تنقید کے امام ہیں)۔ ڈاکٹر خورشید الاسلام ایسے نکتہ شناس بھی اور ڈاکٹر اعجاز حسین ایسے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

اعتدال پسند بھی اور پروفیسر محمد علم الدین سالک ایسے عالم بھی۔ غرض اس حصہ میں جتنے بھی مقالہ نگار ہیں انہوں نے اس موضوع کو پانی کر دیا ہے۔" (۸)

طنزیہ و مزاحیہ ادب کے ابتدائی نمونے اور "اودھ پنچ"، "فتنہ و عطر فتنہ" اور "شیرازہ" میں شائع ہونے والی تحریروں کو پیش کرنے کے بعد مدیر مجلہ "طنزیہ و مزاحیہ ادب کا دور" پیش کرتے ہیں جو کہ حصۂ نثر پر مشتمل ہے۔ اس کی ابتداء وہ غالب سے کرتے ہیں۔ مدیر مجلہ کے نزدیک اردو صحافت میں طنز و مزاح کا آغاز "اودھ پنچ" اور اردو نثر میں طنز و مزاح کا آغاز مرزا غالبؔ کے خطوط سے ہوا۔

اس خاص نمبر کا آٹھواں حصہ "طنزیہ و مزاحیہ ادب کا زریں دور" پر مشتمل ہے۔ جس میں پطرس بخاری، فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، مرزا عظیم بیگ چغتائی، شوکت تھانوی، ملا رموزی، کنہیا لال کپور، کرشن چندر، شفیق الرحمن، سعادت حسن منٹو، احمد ندیم قاسمی، ابراہیم جلیس، اے حمید، غلام احمد فرقت کاکوروی اور احمد جمال پاشا کی نگارشات پیش کی گئی ہیں۔ مدیر نقوش نے اس خاص نمبر میں اپنے دور تک لکھنے والے طنز و مزاح نگاروں کو بالکل صحیح نمائندگی دی اور اس دور کو طنز و مزاح کا زریں دور بجا طور پر کہا ہے۔

اس خاص نمبر کا نواں حصہ "اردو کے طنزیہ و مزاحیہ شاعر" محمد عبداللہ قریشی نے پیش کیا ہے۔ وہ اس جائزہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"ظریفانہ شاعری کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہجو، ہزل، طنز، ظریف، تمسخر اور بدیہہ گوئی وغیرہ سب شامل ہیں۔ میں نے اس مقالے میں ہر قسم کے شاعروں کا تذکرہ کیا اور ان کے کلام کے نمونے دے کر ان پر مختصر سا تبصرہ کیا ہے۔" (۹)

"مزاحیہ کردار"، "مزاحیہ کالم" اور "ادیبوں کے لطائف" پہلی مرتبہ کسی طنز و مزاح نمبر میں شائع ہوئے جس کے لئے الگ الگ حصے قائم کئے گئے۔ "مزاحیہ کردار" کے عنوان سے جن کرداروں سے متعلق نگارشات پیش کی گئیں ان میں "خوجی" از رتن ناتھ سرشار "حاجی بغلول" از منشی سجاد حسین، "چچا چھکن" از امتیاز علی تاج، "میرزا جی" از ایم اسلم، "قاضی جی" از شوکت تھانوی' شامل ہیں۔ "مزاحیہ کالم" کے تحت محمد علی جوہر، ظفر علی خاں، عبدالماجد دریابادی، عبدالمجید سالک، چراغ حسن حسرت، احمد ندیم قاسمی کے طنزیہ و مزاحیہ کالم شامل کئے گئے ہیں۔ جبکہ "ادیبوں کے لطائف" میں غالب، سر سید احمد خان اور ان کے رفقاء کے علاوہ ذوقؔ، ناسخؔ، انشاء،

سوداؔ، فغاںؔ، اکبر الہ آبادی، داغ دہلویؔ، اقبالؔ، ابو الکلام آزاد، مولوی عبد الحق، ریاض خیر آبادی وغیرہ کے لطائف پیش کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد ماہنامہ " آج کل " نئی دہلی نے اپریل اور مئی ۱۹۷۴ء میں دو حصوں میں طنز و مزاح نمبر جاری کیا۔ اس کے مدیر مہدی عباس حسینی تھے۔ حصہ اول ۷۴ صفحات اور حصہ دوم ۴۶ صفحات پر مشتمل تھا۔ بقول مدیر دو حصوں میں شائع کرنے کی وجہ ضخامت میں اضافہ تھا۔ عموماً خاص نمبروں کی ضخامت عام نمبروں سے بڑھ جاتی ہے لیکن " آج کل "طنز و مزاح نمبر کی ضخامت باوجود خاص نمبر ہونے کے عام نمبر سے نہ بڑھنے دی گئی۔ مدیر مجلہ اس طنز و مزاح نمبر کے حصہ اول میں ہم عصر طنز و مزاح نگار شخصیات کے فن پاروں کو شامل کرنا چاہتے تھے۔ اس اصول کے تحت انہوں نے حصہ اول ترتیب دیا۔

اداریہ کے بعد حصہ اول میں محمد حسن کا تنقیدی مضمون "طنز و مزاح کے نئے رجحانات" ہے۔ اس کے بعد ہم عصر مزاح نگار ادیبوں کی نگارشات جو انہوں نے خود منتخب کر کے بھجوائیں 'کو شامل کیا گیا ہے۔ ان ادیبوں میں رشید احمد صدیقی، پطرس بخاری، حضرت آوارہ، کرشن چندر، کنہیا لال کپور، یوسف ناظم، مجتبیٰ حسین، فکر تونسوی، تخلص بھوپالی، احمد جمال پاشا، بھارت چند کھنہ اور سلمیٰ صدیقی شامل ہیں۔ اس انتخاب پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو پاکستان سے صرف پطرس بخاری ہی جگہ حاصل کر پاتے ہیں۔

" آج کل "طنز و مزاح نمبر حصہ دوم میں اداریے کے بعد نثار احمد فاروقی کا ایک وقیع مضمون " اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت " ہے۔ جس میں اردو شعر و ادب میں طنز و مزاح کی روایت کو پیش کیا گیا۔ جب وہ اپنے دور تک پہنچتے ہیں تو رشید احمد صدیقی کو سب سے اوپر رکھتے ہیں۔ پھر بالترتیب پطرس، کنہیالال کپور، کرشن چندر، شوکت تھانوی، شفیق الرحمن، ابراہیم جلیس، فکر تونسوی، فرقت کاکوروی، احمد جمال پاشا، مجتبیٰ حسین، مشتاق احمد یوسفی، شفیع عقیل اور ابن انشاء وغیرہ کو فہرست میں شامل کرتے ہیں۔

اس کے بعد انتخاب نثر پیش کیا گیا جس میں حصہ اول میں شامل کئے جانے والے مزاحیہ ادیب شامل نہ ہیں۔ بلکہ اس انتخاب کا آغاز سر سید احمد خان اور غالب سے ہوتا ہے۔ مدیر مجلہ اس حصہ دوم میں طنزیہ و مزاحیہ نثر کی روایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انتخاب نثر پیش کرنا چاہتے تھے۔ بہتر تو یہ تھا کہ حصہ اول میں اس روایت کو پیش کیا جاتا اور جو مضامین طے شدہ ضخامت سے بڑھ جاتے، مدیر اس کو حصہ دوم میں شامل کر دیتے۔ بہر حال اس کے بعد رتن

ناتھ سرشار، منشی سجاد حسین، ابوالکلام آزاد، شوکت تھانوی، سعادت حسن منٹو، مشتاق احمد یوسفی، شفیقہ فرحت، رشید قریشی، برق آشیانوی، مسیح انجم کی تحریریں شامل کی گئی ہیں۔

اس کے بعد" انتخابات (نظم)"پیش کیا گیا ہے جس میں مرزا محمد رفیع سودآ سے شروع ہوکر مزاحیہ شاعری کی روایت میں حصہ ڈالنے والے شعراء کا کلام منتخب کیا گیا ہے۔۔ آخر میں" چند نئی مزاحیہ کتابیں" کے عنوان سے شہباز حسین نے نئی شائع ہونے والی مزاحیہ کتابوں کا تعارف پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ مشتاق احمد یوسفی کو پاکستان میں پطرس کا نعم البدل قرار دیتے ہیں اور ہندوستان میں مجتبیٰ حسین کو ان کا ہم پلہ سمجھتے ہیں۔

جناح گورنمنٹ کالج ناظم آباد کراچی کے مجلہ "ہم سخن"میں طنز و مزاح نمبر ۸۲۔ ۱۹۸۱ء میں پیش کیا گیا۔ یہ ضخیم نمبر کل ۶۰۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس سے پہلے "علی گڑھ میگزین" جو کسی تعلیمی ادارے کا مجلہ ہے 'اپنا طنز و مزاح نمبر ۱۹۵۳ء میں شائع کر چکا تھا جس کے ۲۷۶ صفحات ہیں۔ اس طرح "ہم سخن" کی مجلس ادارت و انتظامیہ کے سامنے کالج میگزین جس نے طنز و مزاح نمبر پیش کیا'بطور نمونہ موجود تھا۔

"ہم سخن"طنز و مزاح نمبر کو ۱۴ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس سے پہلے ایک مربوط تقسیم "نقوش " طنز و مزاح نمبر میں پیش کی جاچکی تھی جس کو اس ترتیب زمانی کے ساتھ پیش کیا گیا کہ اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت کو تاریخی انداز سے جانچنے میں آسانی پیدا ہوئی۔ اگرچہ "ہم سخن"طنز و مزاح نمبر کے مختلف عنوانات اس کی پیروی من و عن کرتے نظر نہیں آتے۔ البتہ "نقوش "طنز و مزاح نمبر کے "مزاحیہ کردار" اور "مزاحیہ کالم "کی پیروی میں "ادیب و صحافی" اور " کار و کردار "کے عنوان سے دو صحافیوں اور دو مزاحیہ کرداروں کا جائزہ پیش کیا گیا۔

"نقوش" طنز و مزاح نمبر میں تنقیدی مضامین کا صرف ایک حصہ مختص کیا گیا جبکہ "ہم سخن" طنز و مزاح نمبر میں تنقیدی مضامین کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ "پیمانہ و پرکار "کے عنوان سے چار نظری مضامین پیش کئے گئے جن میں "طنز نگاری اور معاشرہ "از سید محمد تقی، "طنز و ظرافت کا مفہوم اور افادیت "از پروفیسر انجم اعظمی، "طنز و مزاح کے دفاع میں" از محمد علی صدیقی اور " مزاح کا اسلامی تصور "از پروفیسر سید تلمیذ احمد شامل ہیں۔" تلاش و تجزیہ" کے عنوان سے تین تنقیدی مضامین اس کی زینت بنے ہیں جن میں ڈاکٹر قمر رئیس کا مضمون """عصر حاضر میں اردو طنز و مزاح"اس دور کے ہندوستانی مزاح نگاروں پر ایک وقیع مضمون ہے۔ دوسرا مضمون

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

پروفیسر عتیق احمد نے " پاکستان کے اردو ادب میں طنز و مزاح کی نوعیت "لکھا جو پاکستانی مزاح نگاری کی صورتحال کو واضح کرتا ہے۔ تیسرا مضمون "طنز و مزاح اور خاکہ نگاری "ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب " اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ" سے ماخوذ ہے۔ باقی دو حصوں کے عنوانات " "مزاح طراز و سخن پرداز "اور "مزاح دار و طنز نگار "رکھے گئے ہیں جن میں بالترتیب ابتدا کے مزاحیہ شاعروں اور نثر نگاروں پر تنقیدی جائزہ پیش کرنے کے بعد عصر حاضر کے پاکستانی مزاحیہ شاعروں اور نثر نگاروں کے تنقیدی مطالعے شامل کئے گئے۔

اس کے بعد " ادیب و صحافی "کے عنوان کے تحت دو تنقیدی مضامین "نصر اللہ خان اور مزاحیہ کالم "از ڈاکٹر عبد السلام اور "ابن انشاء بحیثیت مزاح نگار "از سحر انصاری شامل کئے گئے۔ ابن انشاء پر سحر انصاری نے ایک وقیع مضمون لکھا ہے جو قابل تحسین ہے۔ " قوس قزح۔ منظوم طنز و مزاح "کے عنوان سے عصر حاضر کے پاکستانی مزاح گو شعراء کے کلام کے نمونے پیش کئے گئے۔

اس خاص نمبر کا اگلا حصہ بعنوان " انگ انگ...... طنز و مزاح کے رنگ "پاکستان کے علاقائی ادب میں طنز و مزاح کی صورتحال کا احاطہ کرتا ہے۔ اس سے پہلے علاقائی ادب پر کسی بھی طنز و مزاح نمبر نے توجہ نہیں کی تھی۔ اس میں اولیت کا سہرا "ہم سخن "کے سر ہے۔ البتہ "نقوش " طنز و مزاح نمبر میں عالمی طنزیہ و مزاحیہ ادب کے عنوان سے تراجم پیش کئے گئے جو اس خاص نمبر میں مفقود ہیں۔ علاقائی ادب میں طنزیہ و مزاحیہ ادب کا جائزہ اس کے بعد

" شگوفہ " ہندوستانی مزاح نگار (نثر) میں بھی پیش کیا گیا۔ "خدوخاکے " کے عنوان سے مزاحیہ خاکے بھی پیش کئے گئے۔

" شگفتہ شگفتہ تازہ بتازہ "کے عنوان سے نئے مزاحیہ نثر پاروں کو شامل کیا گیا جن کے لکھنے والوں میں رئیس امروہوی، میرزا ادیب، شفیق الرحمن، کرنل محمد خاں، یوسف ناظم، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، سلطان رشک، عطاء الحق قاسمی، منصور قیصر، پروفیسر جمیل آذر، سلمان بٹ وغیرہ اہم ہیں۔ یہ ان مزاح نگاروں کی تحریریں ہیں جو اس وقت بقید حیات تھے، البتہ مرحومین سے انتخاب کو پیش کرنے سے گریز کیا گیا۔ اس کے بعد "نئی نسل...... لہلہاتی فصل "کے عنوان سے نئے لکھنے والوں کے مضامین کو بھی جگہ دی گئی۔ " مشتے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

نمونہ'' کے عنوان سے دو تحریریں ''میرے سفر نامے کا ایک باب'' از فارغ بخاری اور '' آئینہ ایام...... چند اوراق'' از کرنل غلام سرور شامل کی گئیں۔

'' قوس و قزح...... منظوم طنز و مزاح'' کے عنوان سے جن مزاح گو شعراء کا کلام منتخب کیا گیا اس کو بھی مزید بہتر بنایا جا سکتا تھا۔ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ ''مزاح طراز و سخن پرواز'' کے عنوان سے جن پاکستانی مزاحیہ شعرا کا جائزہ لیا گیا مدیر مجلہ نے ان کے کلام کو دوبارہ منتخب کر کے شائع کرنے سے گریز کیا ہو۔ دوسرے جس طرح'' نئی نسل...... لہلہاتی فصل'' کے عنوان سے نئے لکھنے والے مزاح نگاروں کی نگارشات شامل کی گئیں لیکن نوجوان نسل کے مزاح گو شعراء کا کلام پیش نہیں کیا گیا۔

'' شگوفہ '' ہندوستانی مزاح نمبر (نثر) سید مصطفی کمال نے حیدر آباد دکن سے جون ۱۹۸۵ء میں جاری کیا۔ ایک خاص بات جو دیکھنے میں آئی ہے کہ خاص نمبر کے ساتھ ساتھ معمول کا رسالہ بھی اس مہینے نکالا گیا۔ اس رسالے میں پاکستانی مزاح نگاروں کی تحریریں بھی گاہے گاہے شائع ہوتی رہیں۔ بلکہ بعض طنزیہ و مزاحیہ ادیبوں اور شاعروں پر گوشے بھی شائع کئے جاتے رہے۔ اس کے باوجود مدیر مجلہ نے ۳۸۱ صفحات کے اس خاص نمبر کو صرف ہندوستان تک ہی محدود رکھا۔ اس دور میں ہندوستانی مزاح نگار اس رسالے سے وابستہ رہ کر اپنی نگارشات پیش کر رہے تھے۔ جن میں مجتبیٰ حسین، احمد جمال پاشا، خواجہ عبد الغفور، برق آشیانوی، تخلص بھوپالی، بھارت چند کھنہ، پرویز ید اللہ مہدی، نریندر لوتھر، فکر تونسوی اور یوسف ناظم شامل ہیں۔

اس خاص نمبر کے مہمان مدیر یوسف ناظم تھے جن کے اداریے کے بعد '' کسوٹی (تنقید، جائزہ)'' کے عنوان سے اردو طنز و مزاح اور ہندوستان کی علاقائی زبانوں کے طنز و مزاح کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ علاقائی زبانوں کے طنزیہ و مزاحیہ ادب کا جائزہ لینے کی بنیاد اس سے قبل '' ہم سخن ''طنز و مزاح نمبر (۸۲۔۱۹۸۱ء) میں ڈالی جا چکی تھی۔ جس میں پاکستان کی علاقائی زبانوں میں طنز و مزاح کی صورتحال کا جائزہ پیش کیا گیا۔ جن ہندوستانی زبانوں کو اس خاص نمبر میں زیر بحث لایا گیا ان میں اڑیا، بنگالی، پنجابی، کنڑا، تلگو، ٹامل، سندھی، کشمیری، گجراتی، مراہٹی، ملیالم، متھیلی اور ہندی شامل ہیں۔

اردو طنز و مزاح پر تین تنقیدی مضامین اس حصے میں شامل کئے گئے جن میں پہلا مضمون '' ہندوستان میں اردو طنز و مزاح'' از پروفیسر محمد حسن شامل ہے۔ ان کے بقول پاکستان میں اردو طنز و مزاح پر شباب آیا ہوا ہے جس

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

کی وجہ مشتاق احمد یوسفی، ابن انشاء، کرنل محمد خان، ضمیر جعفری اور محمد خالد اختر جیسے مزاح نگار ہیں۔ دوسرا مضمون ظ انصاری کا "اردو طنز نگاری اور ظرافت کے پندرہ بیس سال" ہے جس میں انہوں نے تقسیم ہند کے بعد مزاح نگاروں کی درجہ بندی کی ہے۔ پہلے درجے کے مزاح نگاروں میں بالترتیب، فکر تونسوی، مشتاق احمد یوسفی، انتظار حسین، ابن انشاء اور دلاور فگار شامل ہیں۔ جبکہ پندرہ بیس سال کے طنزیہ و مزاحیہ ادب کو سامنے رکھتے ہوئے مشتاق احمد یوسفی کو نثر کا اور دلاور فگار کو شاعری کا نمائندہ قرار دیا ہے۔ تیسرا مقالہ دراصل یوسف ناظم کا ایم اے کا مقالہ ہے جو انہوں نے ۴۴۔۱۹۴۳ء کو لکھا۔

جو بات اس خاص نمبر کے حوالے سے قابل ذکر ہے وہ " اردو انتخاب و بقلم خود سوانح" کے تحت مزاح نگاروں کا اپنی خود نوشت بیان کرنا اور اپنی تحریر اس خاص نمبر کے حوالے سے منتخب کر کے پیش کرنا ہے۔ جس سے قارئین کو مزاح نگاروں کے سوانحی کوائف اور ان مزاح نگاروں کی نظر میں ان کی کونسی تحریر پسندیدہ ہے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مہمان مدیر کی طرف سے ایک سوال نامہ ترتیب دے کر مختلف ہندوستانی محققین و ناقدین کے سامنے رکھا گیا جس کا جواب انھوں نے اپنے نقطۂ نظر سے پیش کیا۔ جس سے ہمیں ہندوستان اور پاکستان میں مزاح نگاری کی صورتحال کا پتہ چلتا ہے اور طنز و مزاح کے حوالے سے نظری مباحث سے متعلقہ چند سوالوں کے جواب بھی ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ " بات چیت" کے عنوان سے کلیم الدین احمد اور ڈاکٹر عبدالمغنی سے لئے گئے دو انٹرویو بھی اس خاص نمبر کی زینت بنے۔ آخر میں اردو طنز و مزاح کے حوالے سے منتخب کتب و رسائل کی فہرست بھی فراہم کی گئی ہے جو کہ ایک وقیع کام ہے اور اس سے پہلے کسی طنز و مزاح نمبر میں پیش نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد شائع ہونے والا طنز و مزاح نمبر " راوی" کا ہے جو گورنمنٹ کالج لاہور کا علمی و ادبی مجلہ ہے۔ یہ طنز و مزاح نمبر دسمبر ۱۹۸۹ء میں کتابی شکل میں چھپا جو " راوی" میں شائع شدہ ۳۶ مزاحیہ مضامین کا انتخاب ہے جسے محمد اجمل نیازی نے پیش کیا۔ یہ تین سو اٹھاون صفحات پر مشتمل ہے۔ ان مضامین کے علاوہ شروع میں ایک تحریر بعنوان "گورنمنٹ کالج اور اجمل نیازی" ناشر کی طرف سے اجمل نیازی کی عملی و ادبی خدمات کا اعتراف ہے۔ دوسری تحریر جو ایک تنقیدی مضمون کے ساتھ ساتھ اداریہ کی جھلک بھی پیش کرتی ہے، اسے محمد اجمل نیازی نے "مزاح نگاری کا راوین اسلوب" کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

جب ہم " راوی" طنز و مزاح نمبر کا دوسرے کالج میگزین کے طنز و مزاح نمبروں کے ساتھ رکھ کر جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس کا دائرہ کار بہت محدود نظر آتا ہے۔ ایک تو اس خاص نمبر میں تنقیدی مواد کی کمی نظر آتی ہے دوسرے اس میں مزاحیہ شاعری جگہ پانے میں ناکام رہی۔ مدیر مجلہ نے اپنے مضمون "مزاح نگاری کا راوین اسلوب "لکھ کر راوین مزاح نگاروں کو علی گڑھ کالج سے ابھرنے والے مزاح نگاروں کے برابر لانے کی ایک لاشعوری کوشش کی ہے۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے فارغ التحصیل جن نامور ہستیوں کے مزاحیہ مضامین اس طنز و مزاح نمبر میں شائع کئے گئے۔ ان میں پطرس بخاری کا " اب اور تب" امتیاز علی تاج کا " خلیفے" شیخ محمد اکرم کا "عینک پوشوں کی کانفرنس" حفیظ ہوشیار پوری کا " بابو" ن م راشد کا "اردوئے معلّٰی" سید محمد جعفری کا " پیدل چلنے کے مزے" اشفاق احمد کا "تاریخ گورنمنٹ کالج" مسعود مفتی کا "رشتہ داریاں" رشید عمر تھانوی کا "پسند اپنی اپنی" صفدر محمود کا " روشنیوں کا جزیرہ" مشکور حسین یاد کا "بہترین خوراک" اور مظفر بخاری کا "رشتہ دار" شامل ہیں۔

اس کے بعد "قومی ڈائجسٹ" لاہور نے اپنا طنز و مزاح نمبر مئی ۱۹۹۰ء میں ڈاکٹر انور سدید کی ادارت میں جاری کیا۔ اس کے مدیر مسؤل مجیب الرحمن شامی اور مدیر معاون عرفان صدیقی تھے۔ یہ شخصیات ادب اور صحافت میں اپنا نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ اس لئے ایک ڈائجسٹ رسالے کے ذریعے طنز و مزاح نمبر پیش کرتے ہوئے کئی ادبی رسائل کے طنز و مزاح نمبروں سے بہتر نمبر پیش کیا۔ اس خاص نمبر کو گیارہ حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے یقیناً " نقوش" طنز و مزاح نمبر کو سامنے رکھا گیا۔ لیکن عنوانات کے تحت مواد کو بانٹتے ہوئے اس کی ترتیب صفحات میں برقرار نہیں رکھی گئی۔

جب ہم اس طنز و مزاح نمبر کا مجموعی جائزہ لیتے ہیں تو اس میں ہمیں پاکستانی مزاح نگاروں کی کسی نہ کسی حصے میں نمائندگی نظر آتی ہے جس میں شاعر و نثر نگار دونوں شامل ہیں۔ اگر نثر نگاروں کا جائزہ لیں تو اس خاص نمبر کے تیسرے حصے "مزاحیہ مضامین" میں شوکت تھانوی کا " سودیشی ریل" محمد خالد اختر کا " کار حاضر ہے" ارشد میر کا " دیہاتی سائیکل" سلمان بٹ کا " قصہ کرسی کا" مشتاق احمد یوسفی کا " موسموں کا شہر" اور ابراہیم جلیس کا " فرمائشی پروگرام" شامل ہیں۔ جبکہ دوسرے حصے بعنوان " طنزیے ہی طنزیے" میں پطرس بخاری، سعادت حسن منٹو، حمید احمد خان، سلیم آغا قزلباش، محمد یونس حسرت اور انور سدید کی تحریروں کو شامل کیا گیا۔ جبکہ چوتھے حصے بعنوان

" ہنستے کردار" میں امتیاز علی تاج، صدیق سالک، غلام الثقلین نقوی اور ابن انشاء کو نمائندگی دی گئی۔ شفیق الرحمن کو " مزاحیہ ناول" کے لئے منتخب کیا گیا تو کرنل محمد خان کو " غیر ملکی مزاح پارے" میں جگہ دی گئی۔ اس خاص نمبر میں ہندوستان کے مزاح نگاروں کی تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

اس خاص نمبر میں شائع ہونے والی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کا عنوان " شاعری میں طنز و مزاح" رکھا گیا جس میں مجید لاہوری، انور مسعود، نذیر احمد شیخ، نیاز سواتی، سرفراز شاہد اور سید محمد جعفری پاکستانی شعراء کی نمائندگی کر رہے تھے۔ جبکہ دیگر کئی صف اول کے پاکستانی شعراء بھی اس میں نمائندگی پانے سے رہ گئے۔ ان میں دلاور فگار، مرزا محمود سرحدی، ضیاء الحق قاسمی، مسٹر دہلوی، حاجی لق لق اور بالخصوص ضمیر جعفری شامل ہیں۔

اگر ہم " طنز و مزاح۔ فن اور روایت" میں شامل تنقیدی مضامین کا جائزہ لیں تو یہ مضامین نظری ضرور ہیں لیکن کسی بھی بڑے مزاح نگار کا تجزیاتی مطالعہ پیش نہیں کرتے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جس حصے کا نام ہی " طنز و مزاح۔ فن اور روایت " رکھا گیا ہے۔ اس میں نہ تو فنی جائزہ پیش کیا گیا اور نہ ہی طنز و مزاح کی روایت بیان ہوئی۔

اس خاص نمبر کے حوالے سے ایک بات جو قابل تحسین ہے وہ پہلے سے جاری شدہ طنز و مزاح نمبروں سے نگارشات کو دوبارہ سے منتخب نہ کرنا ہے بلکہ اس میں کئی نئے نام بھی شامل کئے گئے جو کہ پہلے کسی طنز و مزاح نمبر میں جگہ نہ پا سکے۔ البتہ ایک دو جگہ پہلے سے شائع شدہ انتخاب کو دہرایا گیا ہے۔ اس میں ایک تنقیدی مضمون " طنز نگاری اور معاشرہ" از سید محمد تقی " ہم سخن" طنز و مزاح نمبر میں شائع ہو چکا تھا۔ جبکہ " غیر ملکی مزاح پارے" میں شامل " روسی مزاح پارے"، " تین فلسفی" اور " ینگ کا سفر" " نقوش" طنز و مزاح نمبر سے منتخب کئے گئے ہیں۔ آخر الذکر دو مزاح پاروں کا ترجمہ شاہد احمد دہلوی نے کیا ہے۔ " روسی مزاح پارے" " نقوش" طنز و مزاح نمبر میں " کتا اور بیل" کے عنوان سے ہے جس کے مترجم مظفر علی سید ہیں۔ جبکہ " تین فلسفی" کا عنوان " نقوش" طنز و مزاح نمبر میں " کینڈائڈ " ہے۔

ایک اور بات جو اس طنز و مزاح نمبر کی لائق تحسین ہے وہ طنز و مزاح کی اصطلاحات و نظریات کو ڈائجسٹ رسالوں کی پیروی میں کٹ پیس کی صورت میں پیش کرنا ہے۔ جس سے قارئین طنز و مزاح سے متعلق آگاہی ایک ہلکے پھلکے انداز میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا عنوان " فنی گوشے " رکھا گیا۔

ان ادبی رسائل کے طنز و مزاح نمبروں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ شاہد احمد دہلوی نے جب ابتداء میں "ساقی" "ظریف نمبر" اور "ظرافت و طنز نمبر" پیش کئے اس وقت تک طنز و مزاح نمبر نکالنے کی روایت مضبوط نہ ہوئی تھی۔ اس لیے ان حالات میں اعلیٰ معیار کے طنز و مزاح نمبروں کا تقاضا کرنا مناسب نہیں۔ بہر حال " ساقی" کو طنز و مزاح نمبر کی روایت ڈالنے پر وہی اہمیت دی جانی چاہیے جو "اودھ پنچ" کو اردو طنزیہ و مزاحیہ ادب کے ابتدائی نمونے پیش کرنے پر دی جاتی ہے۔ اگرچہ "ساقی" کے ظریف نمبروں اور ظرافت و طنز نمبر سے پہلے بھی کچھ طنز و مزاح نمبروں کا ذکر ملتا ہے لیکن ان کی اہمیت تاریخی ہے۔ اسی طرح " اودھ پنچ" سے پہلے بھی کچھ ظریفانہ پرچے نکلے لیکن جو اہمیت اردو ادب میں " اودھ پنچ" کو حاصل ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔

حوالہ جات

۱۔ احمد جمال پاشا، "شوکت تھانوی۔ ایک صحافی" مشمولہ نقوش، شوکت تھانوی نمبر، لاہور، ادارہ فروغ اُردو، ستمبر ۱۹۶۳ء ص ۵۸۸
۲۔ ابن انشاء "ادبی رسائل کے پچیس سال"، مشمولہ ساقی، سلوجوبلی نمبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۲۹
۳۔ شاہد احمد دہلوی، "ساقی "ظریف نمبر، دہلی، اپریل ۱۹۳۴ء، ص ۳
۴۔ ابن انشاء" ادبی رسائل کے پچیس سال"، مشمولہ ساقی، سلوجوبلی نمبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۲۹
۵۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۹۶ء، ص ۲۱۴
۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، کراچی، انجمن ترقی اُردو، ۱۹۹۶ء، ص ۳۷۰
۷۔ ظہیر احمد صدیقی، "علیگڑھ میگزین" طنز و ظرافت نمبر، علیگڑھ، مسلم یونیورسٹی، ۱۹۵۳ء، ص ۶
۸۔ محمد طفیل، "نقوش "، طنز و مزاح نمبر، لاہور، دارۂ فروغِ اُردو، ص ۸
۹۔ محمد عبداللہ قریشی، اردو کے طنزیہ و مزاحیہ شاعر، مشمولہ "نقوش" طنز و مزاح نمبر، لاہور، ادارۂ فروغِ اُردو، ص ۶۴۳